Regd. No. L. 525

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶ | ۲۰ صلح ۱۳۳۱ ہش | ۲۰ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۸

مصری پارلیمنٹ میں برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا بل پیش کر دیا گیا

غیر ملکی فوجیں بھیجنے کی برطانوی تجویز کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہنگامی حالات کا از سر نو اعلان

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ مصری پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا ہے جس کا مقصد حکومت کو یہ اختیار دینا ہے کہ وہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات بالکل منقطع کرے۔ آج پارلیمنٹ میں برسر اقتدار پارٹی کے ایک رکن نے یہ بل پیش کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ مصر کو برطانیہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ انہوں نے کہا مصر ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکا ہے۔ اور مصر برطانیہ نہر سویز کے علاقہ میں اپنی فوجیں رکھنے پر ہی مصر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ساتھی ملکوں کی فوجیں بھی بلوا کر مصر کی سرزمین میں غیر ملکی اقتدار کی جڑوں کو اور زیادہ مضبوط کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ایسے حالات میں برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات رکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ادھر طلباء کے احتجاجی مظاہروں کے پیش نظر سارے مصر میں ہنگامی حالات کا پھر اعلان کر دیا گیا ہے۔ آج قاہرہ میں طلباء اور پولیس کے درمیان کئی جھڑپیں ہوئیں۔ اکثر طلباء سکولوں اور کالجوں سے غیر حاضر رہے۔ انہوں نے برطانوی فوجیں ہٹانے کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ امریکی فرانسیسی اور ترکی فوجیں بھیجنے کی برطانوی تجویز کے خلاف بھی پر زور احتجاج کیا۔ برطانوی فوج کے ہیڈ کوارٹر نے اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ گذشتہ شب برطانوی "کروزر" ورپول نے پورٹ سعید پر گولہ باری کی تھی۔ پہلے خبر آئی تھی کہ پورٹ سعید میں برطانوی سپاہیوں اور مصریوں کے درمیان شدید جھڑپوں کے بعد برطانوی جہاز نے گولہ باری کی ہے۔

تیونس میں قومی لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف پر زور احتجاج فرانسیسی نگرانی ختم کرنے کا مطالبہ

تیونس ۱۹ جنوری۔ "نیو دستور پارٹی" کی نیشنلسٹ کانگرس نے ممتاز قومی لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے تیونس پر سے فرانسیسی نگرانی ختم کر دینے کا مطالبہ کیا ہے آج یہاں حکومت کی عائد کردہ پابندی کے علی الرغم جلسہ منعقد ہوا جس میں دستور پارٹی کے علاوہ دوسری نیشنلسٹ جماعتوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قومی لیڈروں کی گرفتاری کے سلسلے میں فرانسیسی حکام کو ان کی ظالمانہ روش کے خطرناک نتائج سے خبردار کیا گیا نیز مطالبہ کیا گیا کہ فرانسیسی نگرانی ختم کر کے تیونس کو ایک آزاد و خود مختار مملکت تسلیم کیا جائے اور اس آزاد مملکت اور فرانس کے درمیان مساویانہ حیثیت سے معاہدہ ہو تیونس میں عام ہڑتال بدستور جاری ہے۔

گورنر سرحد بنوں کے دورے پر

پشاور ۱۹ جنوری۔ سرحد کے گورنر ہز ایکسیلنسی خواجہ شہاب الدین آج بعد دوپہر بنوں پہنچے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان اور وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ گورنر سرحد عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ پہلی مرتبہ ضلع بنوں کے سرکاری دورے پر وہاں گئے ہیں۔ وہاں آپ ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں جو اقدامات کئے جا رہے ہیں آپ ان کے متعلق ضروری معلومات حاصل کریں گے۔

برطانوی سفیر مقیم تہران کو واپس بلایا جا رہا ہے

لنڈن ۱۹ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر مقیم تہران سر فرانسس شیفرڈ کو واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے انہیں لنڈن میں کسی نئے عہدے پر فائز کیا جائے گا۔ ان کی جگہ کسی نئے سفیر کو ایران بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ برطانیہ نے حکومت ایران کو اس کے نام سے اطلاع دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے حکومت ایران سے کہا ہے کہ وہ نئے نام کی منظوری جلد بھجوائے۔ نیز بعض اخباری خبروں سے بھی ملی گئے۔

پاکستان لیبیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی تحریک پیش کریگا

پیرس ۱۹ جنوری۔ پاکستان سلامتی کونسل میں لیبیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی تجویز پیش کر رہا ہے چنانچہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ مسٹر اے۔ ایس بخاری نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں انہیں اطلاع دی ہے کہ پاکستان لیبیا کی نئی مملکت کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہے اس پر جلد سے جلد غور کیا جائے۔

بہاولپور میں کپاس کا نیا کارخانہ

بہاولپور ۱۹ جنوری۔ یہاں کپاس کے نئے کارخانہ میں چار مہینے کے اندر اندر ساڑھے چھ لاکھ من سے زیادہ کپاس بیلی گئی اور کپاس کی ۷۰۰۰ سو گانٹھیں باندھی گئیں۔

پاکستان کا ہر شہری سپاہی ہے (نور الامین)

سلہٹ ۱۹ جنوری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے کہا ہے کہ پاکستان چاہتا ہے کہ غریبوں اور پسماندہ طبقوں کی حالت بہتر بنائی جائے اور جو طبقاتی فرق پایا جاتا ہے اسے جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ آج یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان کا ہر شہری سپاہی ہے اور قوم و ملک کی خاطر اپنی جان قربان کرنا اس کیلئے سعادت کا موجب ہے نیز فرمایا ہماری ہمتیں اور حوصلے نہایت بلند ہیں وقت آنے پر ہم بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے ہمارا یہ عزم اور جوش ہی پاکستان کے بقا کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔

پاکستان میں کاشتکار کا مستقبل نہایت روشن ہے

کراچی ۱۹ جنوری۔ زرعی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر مسٹر ہانڈ اور نے کہا ہے کہ پاکستان میں بہت تیزی کے ساتھ زرعی ترقی ہوگی۔ آج انہوں نے لنڈن روانہ ہونے سے قبل ایک بیان دیتے ہوئے کہا پاکستان نے زرعی ترقی کے سلسلے میں اب تک جو کچھ کیا ہے اس کی بنا پر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں کاشتکار کا مستقبل نہایت روشن ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ملک میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں جلد قائم ہونی چاہئیں۔ دگرنہ ابھی سالہا سال تک زراعت ہی پر معیشت کا دارومدار رہے گا۔ نیز کہا کہ کاشتکاروں کا بیشتر حصہ غریب ہے۔ ان پر یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس طرح پیداوار کا معیار بڑھا کر اپنی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ مسٹر ہانڈ اور پاکستان میں چار ماہ قیام کرنے کے بعد لنڈن واپس گئے ہیں۔ اس عرصہ میں انہوں نے زرعی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض سر انجام دیئے۔ انہوں نے کمیٹی کی رپورٹ حکومت پاکستان کے حوالے کر دی ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت دل کی کمزوری اور قدرے سانس کی تکلیف کے باعث آج بھی ناساز رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گورنر جنرل کا پیغام

ڈھاکہ ۱۹ جنوری۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد مشرقی پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آج تیسرے پہر ڈھاکہ واپس پہنچ گئے۔ آج رات مشرقی پاکستان کے باشندوں کے نام ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے آپ نے انہیں تلقین کی کہ وہ مشرقی پاکستان کے قدرتی وسائل (سے) اور ترقی کے امکانات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ دوران تقریر میں عزت مآب نے ان کے خلوص اور ذہنی صلاحیتوں کی بہت سراہا۔

مشترکہ بحری کمان کے متعلق

صدر ٹرومین اور مسٹر چرچل کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل اور صدر ٹرومین کے درمیان شمالی اوقیانوس کے مشترکہ دفاعی انتظام کے تحت بحری کمان قائم کرنے کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے لیکن امریکی سپریم کمانڈر کے بارے میں مسٹر چرچل کو جو اعتراض تھا انہوں نے وہ واپس نہیں لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل نے بڑی رعایت جو حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ جزائر برطانیہ کے زیر اثر سمندری علاقے کی نگرانی صرف برطانوی جہاز ہی کریں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہندوستان کے احمدی احباب سے خطاب

(از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

احباب کرام! آپ پر اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان ہے کہ جبکہ دنیا اس کے مرسل کی شناخت سے بے بہرہ ہے۔ آپ کو اس پر ایمان لانا نصیب ہوا۔ اب ہم پر اس کا شکر واجب ہے۔ جو ہم اسی طرح ادا کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے ہم وطن بھائیوں کو جو پیاس سے تڑپ رہے ہیں۔ اس چشمۂ شیریں سے آگاہ کریں۔ ہندوستان میں تبلیغ ہم پر ہی فرض ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری اور آپ پر ایمان لانے کی ضرورت کے متعلق لٹریچر ہر زبان میں شائع کر کے تقسیم کریں۔ آپ قیاس بھی نہیں کر سکتے کہ اس نیک کام کا آپ کو کتنا ثواب ملے گا۔ آپ کے چندہ سے لٹریچر شائع ہونے سے جتنے لوگ ہدایت پائیں گے۔ ان کے نیک اعمال اور ان کی اولاد در اولاد کے نیک اعمال کا ثواب آپ کو ملے گا۔ کتنا سستا سودا ہے اور کتنا بڑا اجر تبلیغ پر زور دینے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئی بار ہندوستانی احمدیوں کو توجہ دلا چکے ہیں۔ چند روز قبل مکرم و محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلےٰ و امیر مقامی نے خواب دیکھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے مولوی صاحب ان سے بغلگیر ہوئے حضور نے فرمایا کہ تبلیغ یا پروپیگنڈے پر زور دو۔ ایک دوست جو پاس کھڑے تھے کہنے لگے کہ عبدالرزاق کو اس کام کے لئے بھیجا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ درست ہے انہیں بھیج دیا جائے۔

احباب کرام! اس کا مطلب واضح ہے کہ تبلیغ کی خاطر اگر ہم اللہ تعالےٰ کی راہ میں روپیہ خرچ کریں گے۔ تو اس سے ہمارے مالوں میں کمی واقع نہیں ہو گی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ رزق کی کشادگی کے سامان پیدا کر دے گا۔ اور حقیقت بین نظر سے مخفی نہیں کہ ہماری بہتری کے بہت سے راز تبلیغ پر زور دینے میں مضمر ہیں۔

جلسہ سالانہ پر احباب نے نشر و اشاعت کے لئے چندہ کی فراہمی کا مشورہ دیا تھا۔ سو تمام احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ مد نشر و اشاعت میں ماہوار حسب توفیق رقم عنایت کریں۔ تاکہ اس سے لٹریچر تیار کیا جائے۔ اور جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب اس ماہواری چندہ کی فہرستیں تیار کر کے ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ اس روپیہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ احباب اپنے اپنے علاقہ کے مناسب لٹریچر کے متعلق بھی اطلاع دیں۔ تاکہ مرکز کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس قسم کے لٹریچر کی مانگ ہے۔

لا اکراہ فی الدین

مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا یہ مسلک ہے کہ جب بھی مسلمانوں کو طاقت حاصل ہو جائے ان کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ کفار پر حملہ کر کے ان کو مسلمان بنائیں۔ یہ طریق کس حد تک غلط یا صحیح ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے حضرت عمر جیسے مدبر اور سیاست دان انسان کا عمل آپ کے سامنے ہے۔ کہ کتنی وسیع اور عریض سلطنت کا حاکم اعلےٰ ہونے کے باوجود صرف وعظ و تبلیغ کو آپ نے اشاعت اسلام کا ذریعہ بنایا اور اپنے عمل سے جہاد بالسیف کی تردید کرتے ہوئے ثابت فرما دیا۔ کہ ایک ادنےٰ سے ادنےٰ غلام کو بھی مذہب قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عمرؓ اسلام کی اشاعت کی اگرچہ نہایت کوشش کرتے تھے۔ اور منصب خلافت کے لحاظ سے ان کا یہ فرض تھا لیکن وہیں تک جہاں تک وعظ اور پند کے ذریعہ سے ممکن تھا ورنہ یہ خیال وہ ہمیشہ ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ کہ مذہب کے قبول کرنے پر کوئی شخص مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ استیق ان کا ایک عیسائی غلام تھا اسکو ہمیشہ مذہب اسلام قبول کرنے کی ترغیب دلاتے تھے۔ لیکن جب اس نے انکار کیا تو فرمایا لا اکراہ فی الدین۔ یعنی مذہب میں زبردستی نہیں ہے۔" (کنز العمال بحوالہ طبقات ابن سعد جلد پنجم صفحہ ۲۴۹)

(مرزا محمد حیات تاثیر از چنیوٹ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ کی والدہ صاحبہ عائشہ بیگم بنت سید فضل شاہ صاحب مرحوم قضائے الٰہی سے ۱۷ جنوری کو شام کے قریباً چھ بجے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد احمد ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

ہمیشہ نہ ساغر نہ خُم جائینگے

کِھلانے جو یوں گُل پہ گُل جائینگے
گُل آخر یہ کانٹوں پہ تُل جائینگے

گرہ پر گرہ ڈالتے جایئے
یہ عُقدے کسی روز کُھل جائینگے

سخن سازیوں کے یہ موتی خوش آب
بہت جلد مٹی میں رُل جائینگے

رہینگی نہ یہ رنگ رلیاں مُدام
ہمیشہ نہ ساغر نہ خُم جائینگے

سکڑ جائیں گی یہ گلا بازیاں
یہ نعرے زبانوں پہ گُھل جائینگے

شہیدوں کے خوں کے وہ دھبے نہیں
جو دھو دھو کے دامن سے دُھل جائینگے

ہر اک گھر میں پہونچانے تنویر حق
غلامانِ ختم الرسل جائینگے

اخراج از جماعت

ایک شخص جو اپنے آپ کو گیانی محمد الدین کہتا ہے۔ اور جو پاکستان بننے کے بعد باری پور ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ میں آ کر رہا تھا بوجہ نقص دماغ اپنے آپ کو انگل چھٹی ولی اللہ کہتا ہے شہر سیالکوٹ میں بھی ادھر ادھر پھرتا رہا ہے۔ اس نے خود یا کسی کے اکسانے سے ایک ٹریکٹ انگل چھٹی کی لال جھنڈی کے نام سے شائع کیا ہے۔ جس میں اپنا پتہ موضع کچھی متصل ربوہ لکھا ہے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ اور نماز پنجگانہ اور روزہ پر تمسخر اڑایا گیا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس کے اخراج از جماعت کا اعلان کرتی ہے۔ آئندہ احباب جماعت کو اس کے متعلق محتاط رہنا چاہیئے۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ بعض شریر طبع لوگوں کے ساتھ بھی اس کے تعلقات ہیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک جدید کے وعدوں کی جلسہ سالانہ سے قبل خوشکن رفتار میں یکدم کمی آ گئی ہے جس کی وجہ غالباً عہدہ داران کی جلسہ سالانہ میں شمولیت ہے۔ اب جبکہ دوست اپنی اپنی جگہوں پر واپس پہونچ چکے ہیں۔ اور کئی روز آرام فرما چکے ہیں۔ مزید تاہل مناسب نہیں۔ جملہ عہدہ داران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اور ہرگز کوئی تاخیر نہ کریں۔ نیز چونکہ تحریک جدید کا کام دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ اس لئے کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا کوئی دوست ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے (نظارت المال)

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۰ جنوری ۵۲ء

محکمہ اسلامیات

حکومت پنجاب نے جو محکمہ اسلامیات قائم کیا ہے۔ اس نے اپنے پروگرام میں اسلام کی بنیادی کتب کی اشاعت اور دوسرے اسلامی ملکوں سے جدید اسلامی لٹریچر حاصل کرنے کی تجویز بھی شامل کی ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ کہ یہ کام بجائے خود نہایت اہم ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کو واقعی ایک اسلامی ملک بنایا جائے۔ جس میں اسلامی علوم وفنون ترقی کریں۔ تو ضروری ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے جو اسلامی لٹریچر کا ذخیرہ چھوڑا ہے اور جو انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے پیدا کیا ہے۔ ہم اس کو جلد از جلد محفوظ کرلیں۔ اور اس ضمن میں دیگر اسلامی ممالک نے زمانۂ حال میں جو علمی ذخیرے مہیا کئے ہیں۔ ان کو بھی اپنے ملک میں جمع کرلیں۔ تاکہ ہمارے ملک کے لوگوں کو جو اسلامیات سے محبت رکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا رہے کہ دوسرے اسلامی ملکوں کے مسلمان علماء اسلامی مسائل کے متعلق کس طرح سوچ رہے ہیں۔ اور موجودہ مغربی علوم وفنون نے ان پر کیا اثر کیا ہے۔ اور وہ موجودہ حالات میں اسلامی مسائل کو کس طرح حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حکومت کا اس اہم کام کو اپنے ہاتھ میں لینا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں ایسے من چلے ناشرین ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ جو اس کام کو وسیع پیمانہ پر کرسکیں انگریزی عہد کے آغاز میں منشی نول کشور نے اس کام کو کافی وسیع پیمانہ پر کرکے دکھایا ہے۔ اگر اب بھی باہمت لوگ نکل آئیں۔ تو شاید حکومت کو یہ قدم نہ اٹھانا پڑے۔ اور وہ اپنا روپیہ اور وقت دوسرے کاموں میں صرف کرے۔

بہرحال حکومت کا یہ اقدام اس لحاظ سے بھی اچھا ہے۔ کہ اسلام کی بنیادی کتابیں نسبتاً زیادہ صحت اور بہتر صورت میں شائع ہو جائیں گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ادارہ قابل محنتی اور دیانتدار عملہ کا انتخاب کرے۔ اور جہاں تک ہوسکے۔ یہ کوشش کی جائے۔ کہ کتابیں نہ صرف معمولی اغلاط سے پاک ہوں بلکہ تحریف اور تبدیل کا بھی احتمال نہ رہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جسقدر مطبوعہ اور قلمی نسخے کسی کتاب کے مہیا ہوسکیں۔ مہیا کئے جائیں۔

اگرچہ یہاں کی آب وہوا کی وجہ سے زیادہ قدیم قلمی نسخہ کم مل سکیں گے۔ لیکن پھر بھی اگر کوشش کی جائے۔ تو شائقین کے پاس سے ایسے قدیم نسخے ضرور دستیاب ہوسکتے ہیں۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ دوسرے اسلامی ممالک سے بھی مطبوعہ اور قلمی نسخے جہاں تک ہوسکے منگوانے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر کسی ملکی یا غیر ملکی لائبریری میں ایسے نسخے موجود ہوں۔ اور وہ عاریتاً دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو علماء بھیج کر ایسے نسخوں سے موازنہ کرانا چاہیئے۔

حکومتی سطح پر ایسے کام کا فائدہ یہی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ کتابوں کا متن پوری پوری صحت کے ساتھ شائع ہو جائے اور کتاب کا کوئی لفظ بلکہ کوئی شوشہ بھی تحقیقات کے بغیر نہ شائع ہونے پائے۔ بے شک یہ کام بڑی محنت استقلال اور روپیہ چاہتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ان بنیادی کتابوں کے حکومتی ایڈیشن میں اغلاط رہ گئیں۔ تو اس سے بہت بڑا علمی نقصان ہوگا۔ کیونکہ ان کو بطور سند تصور کیا جائے گا۔

اگر متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تو یہ بات بھی زیر غور رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ تمام ترجمے ایک ہی معیاری زبان میں ہونے چاہئیں۔ ترجموں کے متعلق دقتیں زیادہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ ابھی ہمارے ملک میں کوئی معیاری لغت کی کتاب موجود نہیں ہے۔ جس میں عربی اور فارسی کے الفاظ اور تراکیب کے معیاری مترادفات مل سکیں۔ موجودہ لغت کی کتابیں کئی لحاظ سے ناقص ہیں۔

معاصر روزنامہ آفاق نے جو جارحانہ تنقید محکمہ اسلامیات کی اس سکیم پر کی ہے۔ اس کا جواب ادارہ مذکور کی طرف سے آفاق ہی کی اشاعت ۱۹ر جنوری ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ہے۔ ہم ادارہ کی اس رائے سے سو فی صدی متفق ہیں۔ کہ محکمہ کو کسی فقہی یا تفسیری اختلافی مسئلہ کے متعلق کسی قسم کے فیصلہ وغیرہ کا کوئی اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ ادارہ ایک اکھاڑہ بن کر رہ جائے گا۔ حکومت کا یہ کام نہیں ہے۔ کہ وہ فروعی اختلافی مسائل کے فیصلے کرے۔ بلکہ حکومت کا کام صرف یہ ہے۔ کہ جس مسئلہ کو کوئی فریق جس طرح اپنی فقہ کے مطابق مانتا ہے۔ اس کے مطابق اس کے فیصلے کرے۔ ورنہ حکومت بھی ایک فرقہ بن کر رہ جائیگی۔ جو اس کے شایان شان نہیں ہے۔ تعجب ہے۔ کہ جیسا کہ محکمہ اسلامیات کے اس جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ مدیر آفاق نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ادارہ سرسید کی طرح قرآن پاک کی ایک نئی تفسیر لکھے۔ اور مؤطا کا ایک سو صفحہ کا مقدمہ لکھ کر اسے شاہ ولی اللہ یا مولانا سندھی کے استدلال سے تمام مکاتیب فقہ کی ام الکتاب ثابت کرے۔

یہ مشورہ نہایت غیر معقول اور مصلحت نا اندیشانہ ہے۔ اس کا جواب محکمہ نے جو دیا ہے۔ وہ نہایت ہی معقول ہے۔ یعنی

"اس کے بعد اگر سرسید اور مولانا سندھی کی طرح اس تفسیر یا مقدمہ کے خلاف کفر اور ارتداد کے فتاویٰ شائع ہوں۔ تو نہ صرف محکمہ اسلامیات کے کارپردازان خود صبر شکر سے مصنفین کی روایتی پاداش عمل برداشت کریں۔ بلکہ تمام سرکار پاکستان کو اس جھگڑے میں پھنسا دیں۔"

(آفاق ۱۹ر جنوری ۱۹۵۲ء)

آفاق کے مشورہ اور محکمہ اسلامیات کے جواب پر ہمیں مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے۔ کہ محکمہ اسلامیات اپنے مقام کو جانتا ہے۔ اور اس کے عملہ میں ایسے لوگ ضرور موجود ہیں۔ جو فرقہ وارانہ معاملات میں حکومت کے حدود اختیارات اور اسکی تمام مذاہب فکر کے متعلق یکساں ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

پاک الفاظ کے نجس معنی

یہ مقام افسوس ہے۔ کہ ہماری زبان پر بہت سے ایسے الفاظ بھی چڑھے ہوئے ہیں۔ کہ جو اصل میں پاک تصورات کو بیان کرنے کے لئے وضع کئے گئے تھے۔ مگر اب ان کو نہایت برے اور نجس معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی میں سے ایک لفظ "حضرت" ہے۔ جہاں ہم اس لفظ کو اللہ تعالےٰ کے پاک اور نیک بندوں کے نام کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ وہاں عام بازاری زبان میں اس کے معنی چالاک وغیرہ بھی ہیں۔ مثلاً اگر کہنا ہو کہ فلاں بڑا چالاک ہے۔ تو کہیں گے فلاں بڑا "حضرت" ہے۔ بلکہ بگاڑ کر اب "حضنت" تک بھی استعمال ہوجاتا ہے۔

اسی طرح "صلوٰۃ" کا لفظ ہے۔ جس کے معنی درود وسلام کے ہیں۔ مگر اس کو گالیوں کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ "گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط" یا "فلاں نے ہزاروں "صلواتیں" سنائیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ایسے پاک الفاظ کو ایسے گندے معانی سے بچائیں۔ اور جہانتک ہوسکے۔ ان کے صحیح معنی کے سوا استعمال نہ کریں۔

ممکن ہے۔ کہ الفضل میں بھی کبھی ایسے الفاظ سہواً گندے معنی میں استعمال ہوگئے ہوں۔ مگر ہماری کوشش یہی ہوتی ہے۔ کہ نہ استعمال ہوں۔ اس وقت یہ خیال اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ معاصر سہ روزہ "کوثر" کی ۱۲ر جنوری کی اشاعت میں م۔ش کے متعلق جو نوٹ لکھا گیا ہے۔ اس کے آخر میں "آئندہ را احتیاط" والی ضرب المثل اسی بے احتیاطی کی وجہ سے استعمال ہوگئی ہے۔ جو یقیناً سہواً ہوئی ہے۔ ہم معاصر سے التدعا کریں گے۔ کہ آئندہ وہ بھی احتیاط سے کام لیں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں گے۔ کہ محض زبان کے چٹخارہ کی خاطر ایسے پاک الفاظ ان معنی میں استعمال نہ ہونے پائیں۔

جو غلط ہے

روزنامہ "آفاق" کی اشاعت ۱۹ر جنوری کے صفحہ ۳ پر "انجمن تحفظ ختم نبوت" کے زیر عنوان حافظ آباد کی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ حافظ آباد کے ایک عام اجلاس میں جو زیر صدارت مولانا ابوالحسن۔ محمد یحییٰ صدر انجمن تحفظ ختم نبوت حافظ آباد جامع مسجد اہلحدیث میں منعقد ہوا اور جس میں یہ قرارداد بھی پاس ہوئی ہے کہ:-

"مسلمانانِ حافظ آباد کا یہ فقید المثال اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مرزائی فرقہ کو پاکستان کی اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ وہ بیک وقت ہندوستان اور پاکستان کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ **جو غلط ہے**۔ نیز ضلع گورداسپور کی تقسیم انہی کی سازش کا نتیجہ ہے۔

ہم نے الفاظ "جو غلط ہے" جلی کر دئے ہیں۔ کیونکہ ہمیں یہ الہیٰ تصرف معلوم ہوتا ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ کہنا کہ تمام احمدی بیک وقت ہندوستان اور پاکستان کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ "غلط ہے" البتہ یہ درست ہے۔ کہ جس ملک میں احمدی رہتے ہیں۔ خواہ وہ چین ہو یا جاپان اس ملک کی حکومت کے اس وقت تک وفادار ہیں جبتک وہ ان کے دین میں مداخلت نہ کرے۔

دوسری بات کہ ضلع گورداسپور کی تقسیم احمدیوں کی سازش کا نتیجہ ہے اس کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

حقیقت یہ ہے کہ ضلع گورداسپور کی تقسیم احراریوں اور ان مسلمان کہلانے والوں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ جو اس وقت تو مسلم لیگ اور پاکستان کے سخت مخالف تھے۔ مگر اب بڑی خیرخواہی جتا رہے ہیں۔ یعنی "ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے"۔ حکومت اس کے متعلق اعلان بھی کرچکی ہوئی ہے ہمیں امید ہے کہ آئندہ معاصر ایسی خبریں شائع کرنے میں احتیاط سے کام لیگا۔ ساتھ ہی ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ایسے غلط اور بے بنیاد اتہامات کا تدارک کرے۔ جو حکومت کی ایک وفادار جماعت پر کھلم کھلا لگائے جاتے ہیں۔ اور جن کی عوام کو مشتعل کرنے کے سوا اور کوئی غرض نہیں۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۸ر دسمبر کو میری والدہ محترمہ سیالکوٹ میں بقضائے الہیٰ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار (غازی) محمد اسماعیل بی۔ اے سٹوڈنٹس لائبریرین شپ کورس لاہور

حلّت و حرمت کے متعلق قرآن مجید کا پُر حکمت اسلوب

(حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

قرآن کریم اور اسلام جو ہدایات دیتا ہے۔ ان کا اصل مقصد انسانی پیدائش کے مقصد کو پورا کرتا ہے وہ صرف جسم تک نہیں۔ بلکہ اس کے اخلاق اور روحانیات کی تعمیر کرتا ہے۔ اسی اصل پر غذا کے متعلق قرآن کریم نے جو اصول پیش کئے ہیں۔ ان میں جسم کی حفاظت اور صحت کے علاوہ اس کی اخلاقی حالت کی نگہداشت بھی مدنظر ہے۔ پس وہ اس کے متعلق یہ اصل پیش کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ (رکوع ۲۱) پارہ ۲ آیت ۱۶۸۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

"اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے۔ اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ۔ تم شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ وہ تو تمہارا ایسا دشمن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔"

بظاہر یہ آیت کھانے پینے کے اصول کو بیان کرتی ہے مگر میں اسے وسیع کر کے یہ کہتا ہوں کہ تمام نظام معیشت میں اس اصل کو مدنظر رکھو کہ وہ حلال اور طیب کے دائرہ سے باہر نہ ہو جائے۔ قرآن کریم میں اس اصل کی تصریحات بھی ہیں۔ کھانے پینے کے اصل بیان کرنے میں ضمناً وہ تمام نظام معیشت آجاتا ہے۔ جس کے ذریعہ انسانی زندگی کی ضروریات مہیا کی جاتی ہیں۔ اور چونکہ انسانی اعمال پر غذاؤں کا اثر پڑتا ہے۔ اور اخلاق اور روحانیت اس سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اسلئے اس اصل کو بیان کر دیا ہے یہ اصل بمنزلہ روح کے ہے۔ کہ اخلاقی اور روحانی ترقیات کیلئے انسان کھانے پینے سے لیکر اپنے تمام اعمال میں حلال اور طیب کے اصل کو مدنظر رکھے۔ میں نے صرف ایک آیت پیش کی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کو بیان کیا گیا ہے۔ اس اصل میں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ کہ ایک چیز جو ہم استعمال کرتے ہیں اسکے حلال اور طیب ہونے کا صرف یہی پہلو نہیں۔ کہ وہ اپنی جگہ پر حلال اور طیب ہے۔ نہیں جب تک اس کے ساتھ دوسرے پہلو کی تکمیل نہ ہو۔ اور اس میں بھی یہ اصل زیر نظر نہ ہو خود اس چیز کی حلّت اور طیب ہونا بھی مشکوک ہو جائیگا۔ اور وہ دوسری چیز کسب معیشت ہے یعنی جس طریق سے وہ چیز حاصل کی گئی ہے۔ وہ بھی حلال اور طیب ہو۔ مثلاً اناج ہے۔ وہ حلال ہے اور اعلیٰ درجہ کا طیب بھی ہے۔ لیکن اگر وہ چوری سے حاصل کیا گیا ہو۔ یا خیانت اور دغا اور فریب سے لیا گیا ہو۔ تو وہ قطعاً حلال اور طیب نہ ہوگا۔

پس طیب خواہ اپنی ذات میں اطیب بھی ہو۔ لیکن اگر وہ جائز طریقوں سے حاصل نہیں کیا گیا۔ تو وہ طیب نہ ہوگا۔ افسوس لوگ اس حقیقت کو بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے۔ وہ اپنی ذاتی حیثیت کی وجہ سے حرام ہیں۔ اور کسی حالت میں بھی کسی کیلئے بجز مضطر ہونے کے اس کا استعمال جائز نہیں۔ اسکے علاوہ وہ چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ جن میں حرمت ذاتی تو نہیں ہوتی۔ مگر خارجی اسباب اور ذرائع جو اس کے حصول کا موجب ہوتے ہیں۔ وہ اسے آلودہ کر کے (طیب) کے مقام سے گرا دیتے ہیں۔

قرآن کریم نے اس لفظ طیب میں ایک وسیع مضمون کو بیان کر دیا ہے۔ اور ان تمام ذرائع معیشت سے روک دیا ہے۔ جن کا اثر دوسروں کے اموال و اخلاق پر پڑتا ہے۔ اور صحیح نظام امن برباد ہوتا ہے۔ ان معنوں کی تفصیل خود قرآن کریم میں دوسرے مقام پر سورۃ البقرہ رکوع ۲۷ میں آئی ہے۔ جہاں فرمایا ہے کہ مومنو! اپنی کمائی سے پاکیزہ چیزوں کو خرچ کرو۔

حلّت اور حرمت کے مسئلہ میں قرآن کریم کا اسلوب بیان اپنے اندر ایک حکمت اور فلسفہ رکھتا ہے۔ میں مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں۔

اشیاء خوردنی میں اس نے چار چیزوں کا ذکر کیا ہے اوّل مردار۔ دوم خون اور یہی ترتیب علمی نکتہ خیال سے ہونی چاہیئے تھی۔ مردار کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ اور خون کا ذہنی قویٰ پر۔ پھر خنزیر اور غیر اللہ کے ذبیحہ کا ذکر فرمایا۔ خنزیر کے گوشت کا اثر اخلاق پر۔ اور غیر اللہ کے ذبیحہ کا روح پر ہوتا ہے پہلے دو محرمات کا اثر واضح ہے اور خنزیر کا اثر بظاہر غیر محسوس نظر آتا ہے۔ لیکن تدریجاً وہ اخلاق کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور غیر اللہ کے ذبیحہ کا اثر مادی جسم کو محسوس نہیں ہوتا۔ اور یہی حکیمانہ ترتیب ہے ان اثرات کے متعلق اب تو طبی تحقیقاتوں نے پورا انکشاف کر دیا ہے۔ جو چاہیں وہ زمانہ حال کی طبی تحقیقات کے رسالے اغذیہ کے متعلق پڑھ سکتے ہیں۔

خنزیر کی حرمت

خنزیر کی حرمت کے متعلق غور کرنے کے لئے اس کی عادات پر غور کرو۔ جو عام طور پر مشہور ہیں:-

(۱) سؤر سخت غلیظ جانور ہے۔ گندگی سے محبت رکھتا ہے۔ غلاظت کھاتا ہے۔ پاک صاف جگہ میں رکھنے کی لاکھ کوشش کرو۔ وہ پھر گندی دلدل میں جا گھستا ہے چنانچہ اناجیل میں ایک مثل بیان کی گئی ہے جس سے سؤر کی اس عادت کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ وہاں لکھا ہے۔

"کتا اپنی قے کی طرف رجوع کرتا ہے
اور نہلائی ہوئی سؤرنی دلدل میں
لوٹنے کی طرف۔"

(۲ پطرس $\frac{2}{22}$)

غرضیکہ یہ نجاست خور اور نجاست پسند جانور ہے۔

(۲) اسی طرح یہ بہت شہوت پرست جانور ہے۔ اس کا گوشت قوائے شہوانیہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔

(۳) علاوہ ازیں اس کا گوشت کھانے سے مختلف اقسام کے امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کدّو دانے اور سفیدہ کی ایک خاص قسم جسے "پگ کالرا" کہتے ہیں۔

(۴) سؤر بڑا امریض جانور ہے۔ اور نیز بے غیرت اور دیّوث بھی ہوتا ہے۔

(۵) سؤر میں ایک خاص عادت پائی جاتی ہے۔ جو دنیا کے کسی حیوان میں نہیں پائی جاتی یعنی اس میں ایک اخلاقی نقص ہے اور وہ یہ کہ نر کے ساتھ ملتا ہے۔

پس اس لئے کہ سؤر گندگی کا عاشق۔ بے حیا حملے میں ناعاقبت اندیش اور جانوروں میں ایک ہی ایسا ہے۔ جو نر سے ملاپ کا مرتکب ہو۔ اور اس لئے کہ اس کے گوشت سے مختلف اقسام کے امراض کا ظہور ہوتا ہے۔ اسلام نے قطعی طور پر اسے حرام فرما دیا۔ مگر اناجیل اربعہ و خطوط الرسل میں ایک بھی ایسی آیت نہیں۔ جس سے سؤر کی حرمت کیا کراہت تک بھی ثابت ہوتی ہو۔

غرض شریعت اسلامی نے تو سؤر کا گوشت کھانا اس لئے حرام ٹھہرایا تھا۔ کہ اس کے کھانے سے انسان میں شہوت اور تہوّر کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کر دیتا ہے۔ اور دیّوثی کو بڑھاتا ہے۔ اور اس کے بیان سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی شان کس قدر ارفع ہے

چوتھی چیز یہ ہے۔ کہ جو جانور حلال ہیں۔ یعنی جن کے کھانے کا حکم اور اجازت دی گئی وہ بھی حرام ہو جاتے ہیں جب کہ ان پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور اس طرح پر قرآن کریم توحید کے مقام اعلیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور شرک کی جڑ کو کاٹ دیتا ہے۔

قرآن کریم کا یہ بھی ایک یگانہ امتیاز ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے و دلائل کو خود بیان کرتا ہے۔ اور اسرار الاحکام کو بھی آپ ہی بیان کر دیتا ہے۔ ہاں اس بیان میں وہ ایک رہنمائی کرتا ہے۔ جس سے قرآن کریم پر تدبر کرنے والے مزید روشنی بآسانی حاصل کر سکتے ہیں مثلاً ان اشیاء ممنوعہ اور محرّمات کے متعلق سورۃ الانعام پارہ ۸ رکوع ۱۹ آیت ۱۴۷

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ

(ترجمہ) کہہ کہ میں اس کلام میں جو مجھ پر وحی کیا گیا ہے۔ کسی چیز کو جو کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا۔ سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا گرایا ہوا خون یا سؤر کا گوشت (کیونکہ یہ سب رجس (ناپاک) ہیں۔ یا وہ فسق (نافرمانی) ہو۔ کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

اس آیت میں پہلی تین چیزوں کے حرام ہونے کی وجہ کو لفظ "رجس" میں بیان کیا گیا ہے۔ لفظ "رجس" اپنے مفہوم کے لحاظ سے وسیع ہے۔ اس میں ہر قسم کی ناپاکی داخل ہے۔ جو جسم پر بھی مؤثر ہے۔ اور اخلاق پر بھی۔ اسی طرح فسق بھی وسیع المعنی ہے۔ میں نے صرف یہ بتانے کے لئے کہ قرآن مجید خود اسرار الاحکام بیان کر دیتا ہے۔ یہ مثال بیان کی ہے

غرض قرآن مجید احکام خورد و نوش میں ان ہدایات کو پیش کرتا ہے۔ جو ان کی حلّت و حرمت کا پہلو لئے ہوئے ہیں کن چیزوں کو کھانا چاہیئے۔ میں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ اور اس کے ضمن میں حرام چیزوں کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ مگر اس کی وضاحت کے لئے ایک آیت درج کرتا ہوں۔ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ رکوع اوّل آیت ۴)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ

(ترجمہ) تم پر حرام کیا گیا ہے۔ مُردار[1] خون[2] اور سؤر[3] کا گوشت اور وہ جس[4] پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ گلا گھٹ[5] کر مرا ہوا۔ چوٹ[6] لگ کر مرا ہوا۔ سینگ[7] لگ کر مرا ہوا اور وہ جس کو درندوں[8] نے پھاڑ کھایا ہو۔ ہاں اگر تم ذبح کر لو۔ اور وہ جو تھانوں[9] پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ کہ تم[10] پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرو۔ یہ سب فسق ہیں۔

اس کے آگے بھی مزید تفصیلات اور احکام ہیں۔ مگر قرآن مجید کا قانون حرمت اسی مرکز پر گردش کرتا ہے۔ بشکریہ رسالہ الفرقان احمد نگر

ولادت

(۱) برادرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کو خدا تعالیٰ نے ایک عرصہ کے بعد مورخہ ۱۵ جنوری ۵۲ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازئ عمر اور صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مورخہ ۳۰ دسمبر ۵۱ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نور الحق صاحب فرسٹ ایکٹ کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔

حضور نے تاطرہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازئ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۶)

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

آج چھٹی قسط میں دیگر آراء درج کرنے سے پہلے جناب شوکت تھانوی صاحب کی ایک نظم ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جو آپ نے انجمن احمدیہ لکھنؤ کے سالانہ اجلاس منعقدہ گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں پڑھی تھی۔

نظم از جناب شوکت تھانوی

تو کہاں سے آئی ہے میری رواداری مجھے
آج کرنا ہے بتا دے کس کی غمخواری مجھے
احمدی حضرات کی اس انجمن میں میں کہاں
ہو رہا ہوں اپنی شرکت سے میں خود ہی بدگماں
میں ہوں ان لوگوں میں جن سے مذہباً ہے اختلاف
باوجود اختلاف اس کا مگر ہے اعتراف
جس کے ہم سودائی ہیں خود اس کے شیدائی ہیں یہ
یہ ہی رشتہ ہم سے ہے جس رشتہ سے بھائی ہیں یہ
ہاں مگر ہم بھائیوں میں باہمی ہے امتیاز
امتیاز ایسا ہے جس میں اب نہیں ہے کوئی راز
ان میں جو جوشِ عمل ہے ہم میں وہ مفقود ہے
ہم نے جو کچھ کھو دیا ہے ان میں وہ موجود ہے
ان کی یہ تنظیم یہ شیرازہ بندی دیکھئے
اور ہماری بے محل یہ خود پسندی دیکھئے
مُردنی چھائی ہے در غفلت میں ہم سرشار ہیں
یہ مگر مُردہ نہیں۔ زندہ ہیں اور بیدار ہیں
ان میں ہے وہ علم جو اسلام کی پہچان ہے
ان میں وہ ایثار ہے جو مسلموں کی شان ہے
ان میں مذہب کے لئے اک ولولہ اک جوش ہے
ولولہ ہم میں بھی ہے مدت سے جو خاموش ہے
ہم کو دنیا کے جھمیلوں ہی سے فرصت ہے کہاں
ان کو لیکن فقط مذہب سے ہیں دلچسپیاں
ہم نے مذہب کو کبھی سمجھا نہیں۔ جانا نہیں
کون ہیں ہم کیا ہیں ہم اپنے کو پہچانا نہیں
بس یہی مذہب ہے اپنا طاق پر قرآن ہے
باپ دادا کا جو تھا ایمان وہ ایمان ہے
کفر سمجھے بیٹھے ہیں مذہب کی تحقیقات کو
جزو ایمان کر لیا ان دھی سیدھی بات کو
نکتہ چیں ہم میں بہت ہیں نکتہ رس کوئی نہیں
کام کرنے کے لئے ڈھونڈو تو بس کوئی نہیں
راہ حق سے ہم نے یہ مانا کہ ہیں کھوئے ہوئے
ہم سے تو اچھے ہیں پھر بھی ہم تو ہیں سوئے ہوئے
گھر سے تو نکلا ہے لیکن ان کو شوق جستجو
نام تو اللہ کا لیتے ہیں جا کر چار سُو

یورپ اور امریکہ میں اک دھوم ہے اسلام کی
ہم مگر کرتے نہیں کچھ قدر دان کے کام کی

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء)

اخبار عادل

خواجہ حسن نظامی صاحب نے عرصہ ہوا۔ اخبار عادل ۱۷ فروری میں مولوی ظفر علی خاں صاحب کو ایک پیغام دیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ

"آپ ایسے نازک وقت میں جب مسلمانوں کو متحد کرنے کی ضرورت ہے ایک غلط قدم اٹھا رہے ہیں۔ آپ نے قادیانی اور غیر قادیانی کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ ہرگز موجودہ حالات میں موزوں نہیں ہے۔ آپ کی ہمسایہ قوم تو اچھوتوں کو اپنے اندر ملانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اور آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ ان قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ جنہوں نے بلاشبہ مشرق و مغرب میں اسلام کی بہت ہی بڑی خدمت کی ہے"

(عادل ۱۷ فروری ۱۹۳۳ء)

"ایک مسلمان کے قلم سے"

تقریباً بیس سال ہوئے اخبار پیغام صلح میں کسی حق پسند اور صاف گو مسلمان کا ایک بے لاگ مضمون بعنوان "اصول پرستی" ("ایک مسلمان کے قلم سے") شائع ہوا تھا۔ جس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"میں ہمیشہ اس بات کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں کہ کس طرح ایک چھوٹی سی جماعت جیسا کہ احمدیہ جماعت ہے کوئی عظیم الشان کام سرانجام دے سکتی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ نے باوجود اپنی قلت اپنی غربت اور باوجود مخالفت کے اسلام کی ایک بڑی خدمت اس زمانہ میں کی ہے۔ مذہب اسلام کے متعلق جس قدر بے بنیاد اور غلط خیالات غیروں کے دلوں میں تھے اور جس قدر شبہات خود مسلمانوں کے قلوب میں تھے۔ ان تمام کا مدلل اور معقول پیرایہ میں قلع قمع کر دیا ہے اگر آج دنیا میں کوئی لٹریچر اسلام کے متعلق مقبول ہو رہا ہے۔ تو وہ وہی ہے جو اس جماعت کی طرف سے شائع ہوا۔ طبائع اگر مذہب کے ماننے کے لئے تیار ہیں تو وہ انہی اصولوں کے ماتحت میلان ظاہر کر رہی ہیں۔ جن اصولوں پر اس جماعت نے مذہب کو پیش کیا ہے۔ غرضیکہ اس ضلالت اور مادیت کے وقت میں جب کہ دنیا میں ہر ایک قوم کا ہر ایک فرد نعرۂ ھل من مزید لگا رہا ہے جب کہ کفر اور شرک کا ایک عظیم الشان سیلاب انسانی تمدن کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہے۔ اگر کسی جماعت نے ان باتوں کا سدباب کر کے دکھایا ہے۔ تو وہ یہی جماعت ہے

جماعت احمدیہ نے شروع ہی سے اپنی بنیاد اور اپنا اصل الاصول اشاعت اسلام کو قرار دیا ہے۔ . . . یہ ظاہر ہے کہ جب ایک جماعت نے خواہ وہ نہایت ہی قلیل و کمزور ہو اس کا تہیہ کر لیا کہ وہ ایک ہی کام اور چیز کو اپنا نصب العین قرار دے گی۔ اور جب اس جماعت نے اپنی تمام توجہ اور تمام کوشش صرف اس ایک بات پر صرف کر دی تو محض اس اصول پر چلنے کے نتائج جو دنیا نے بیس تیس برس کے قلیل عرصہ میں دیکھے وہ نہایت عظیم الشان اور دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دینے والے نظر آتے ہیں یا تو آج سے تیس برس قبل وہ وقت تھا کہ دنیا میں یہ خیال غالب تھا کہ کوئی معقولیت پسند انسان مذہب اسلام کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ یہ مذہب جیسا کہ خیال تھا۔ ایک خونخواری اور وحشیت کا مذہب ہے۔ اس میں کوئی معقول اور مدلل بات نہیں۔ ایک مسلمان یورپ کی نظروں میں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر کھڑا رہتا ہے۔ اور جو کوئی قرآن کو قبول نہ کرے۔ مسلمان فوراً اس کا گلا کاٹنے کے لئے دوڑتا ہے۔ یہی وہ تصویر ہے جو پادریوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھینچی اور دنیا میں پیش کی تھی۔ یا آج وہ وقت ہے کہ محض اس (احمدیہ) جماعت کی کوششوں سے دنیا ان باتوں کو وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی بلکہ اسلام کے متعلق سنجیدگی سے سننے کے لئے تیار ہے۔ الخ"

(پیغام صلح ۲۳ جون ۱۹۳۰ء)

شامی فاضل عدنان بیگ بیرسٹر ایٹ لاء

برادرم محترم منیر الحصنی صاحب آف دمشق نے عرصہ ہوا دمشق سے اپنے ایک مکتوب میں یہ لکھا تھا جو الفضل میں بھی چھپ چکا ہے کہ

"عدنان بیگ فرانس سے بیرسٹری پاس کر کے آئے ہیں وہ میرے دوست ہیں . . . . ایک روز انہوں نے بہت سے دوستوں سے انہوں نے کہا جب میں فرانس میں تھا۔ اس وقت دین سے بالکل متنفر تھا۔ حتیٰ کہ جہاز میں بھی ایک ملحد کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اس وقت ایک پادری میرے پاس آیا اور کہنے لگا تم یہ کتاب کیوں پڑھ رہے ہو۔ میں اس کی آراء کو غلط ثابت کر سکتا ہوں بالآخر اس نے مجھ سے یہ کتاب لے کر سمندر میں پھینک دی۔ تب میں نے دل میں کہا کیا اچھا ہوتا اگر پادری بجائے کتاب پھینکنے کے اپنے آپ کو سمندر میں پھینک دیتا۔ لیکن جب میں دمشق پہنچا اور منیر سے ملاقات ہوئی تو مجھے یقین ہو گیا کہ انسان کے لئے دین ضروری چیز ہے اور دین اسلام ہی ایک کامل دین ہے احمدیت کا عالم اسلامی پر بہت بڑا احسان ہے جو اس نے اسلام کی صداقت کو عقلی طور پر ثابت کیا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۲ صفحہ ۲)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

مورخہ ۱۳ جنوری کو جو جلسہ بوجہ بارش ملتوی کرنا پڑا تھا۔ اب بروز اتوار ۲۰ جنوری کو دوبارہ مسجد احمدیہ میں منعقد کیا جائے گا۔ بہنوں سے التماس ہے۔ کثرت سے شرکت کریں۔ اس جلسہ میں جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور بھی عورتوں سے خطاب فرمائیں گے جلسہ گیارہ بجے شروع ہو گا۔

جنرل صدر

لجنہ اماء اللہ لاہور

خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹیں

یکم فروری ۱۹۵۲ء سے مجلس کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال میں آپ نے جس رنگ میں اپنی مجلس کی تنظیم کی ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مقررہ پروگرام پر جس طرح عمل کیا اور کرایا ہے۔ اور اس کے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ اس کی رپورٹ تیار کر کے معین اعداد و شمار کے ساتھ یکم مارچ ۱۹۵۲ء تک دفتر دوم خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں۔ رپورٹ میں ہر شعبہ کے ماتحت کام کی تفصیل درج ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی مقدار بھی یہ رپورٹ وقت مقررہ تک آ جانی ضروری ہے۔ دفتر مرکزیہ اپنی سالانہ رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ اس میں آپ کی مجلس کی کارگزاری کا ذکر ضروری ہے۔ پس پوری کوشش کریں کہ آپ کی سالانہ رپورٹ یکم مارچ تک دفتر خدام الاحمدیہ میں پہنچ جائے

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسئلہ جہاد اور مسلمان علماء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی برتری کا اعتراف

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر منتظم جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳)

اسی طرح علامہ جناب سلیمان صاحب ندوی اپنی کتاب سیرۃ النبی کے صفحہ ۳۰۰ پر رقمطراز ہیں کہ :-

"یہاں ایک شبہ کا ازالہ کرنا ضروری ہے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد اور قتال دو ہم معنی ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ قرآن پاک میں دونوں لفظ الگ الگ استعمال ہوئے ہیں اس لئے جہاد فی سبیل اللہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور قتال فی سبیل اللہ خدا کی راہ میں لڑنا ان دونوں لفظوں کے ایک معنی نہیں بلکہ ان دونوں میں عام و خاص کی نسبت ہے یعنی ہر جہاد قتال نہیں بلکہ جہاد کی مختلف قسموں میں سے ایک قتال اور دشمنوں کے ساتھ لڑنا بھی ہے۔" (صفحہ ۳۰۰)

علامہ جناب سید سلیمان صاحب ندوی کے خیالات کو پیش کرنے کے بعد اب میں مختلف ثبوت درج ذیل کرتا ہوں جس سے یہ بات مزید واضح طور پر ثابت ہو جائے گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت سے قبل مسلمانوں کا یہ خیال غلط تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد بالسیف کا حکم بطور دفاع نہیں تھا بلکہ وہ ایسا حکم واجب تھا جس پہ عمل کرنا مسلمانوں کے لئے خواہ وہ حالات پیدا ہوتے یا نہ ہوتے ضروری تھا اور یہ حکم قیامت تک کے لئے مسلمانوں پر ہر زمانہ میں لازمی ہے اور اسلام کی اشاعت کیلئے تلوار کا استعمال از بس ضروری ہے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ ڈی اسلام کو شمشیر زنی کا مذہب قرار دینے والوں کو اسلام کا بدترین دشمن سمجھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

(الف) "اسلام کو اس کے دشمنوں اور نادان دوستوں نے شمشیر زنی کا مذہب قرار دیا ہے۔ ایسے دین کے متعلق جس کی ماہیت اور مقصد ہی سلامتی سلامت روی اور امن کوشی ہے اسلام کے سوا تاریخ ادیان میں کسی دین کے لئے کوئی معنوی اسم نہیں۔"

(اساس اسلام صفحہ ۱۹۲)

جنگ کی اجازت فتنہ کا سدباب تھا

(ب) "اسلام نے جو جنگ کی اجازت دی وہ فتنہ و فساد کو روکنے کی غرض سے ہے۔ جب قتل کرنے کے بغیر فتنہ رفع نہ ہوسکتا ہو تو اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل بری چیز ہے لیکن فتنہ اس سے کہیں زیادہ بد تر ہے ...... چونکہ صرف رفع فتنہ کیلئے جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے یہ تاکید کی گئی ہے فاتلو ھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ رسول کریمؐ کو جنگ اس لئے کرنی پڑی کہ کفار آزادی ضمیر اور آزادی تبلیغ کی اجازت نہ دیتے تھے اور مومنوں کو محض اس لئے اذیت پہنچاتے تھے کہ ان کے عقائد مشرکوں کے عقائد کے مخالف ہیں۔ .....

ایسے لوگ جنہوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا لیکن مسلمانوں سے دین کے معاملہ میں جنگ بھی نہیں کی اور نہ ان کو ان کے گھروں سے نکالا ہے ایسے امن پسند غیر مسلموں کے ساتھ تم کو انصاف کرنے سے خدا نہیں روکتا۔"

(اساس اسلام ص۱۹۴ و ص۱۹۵)

(ج) "اسلام جب پوری قوت پہ تھا اور قیصر و کسریٰ کا دفتر الٹ چکا تھا اس وقت بھی حضرت عمر فاروق جیسا مقتدر خلیفہ اپنے نو مسلم غلام کو جبر سے مسلمان بنانے کا قائل نہ تھا .... ایمان کی اصل یہی ہے کہ اس کو آزادی کے ساتھ افضل سمجھ کر اختیار کیا جائے۔"

(اساس اسلام صفحہ ۱۹۶)

جہاد کے متعلق مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کا خیال

آپ اپنی تفسیر ترجمان القرآن ص۱۰۸ و ص۱۰۹ پر فرماتے ہیں۔

"یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہاں لڑائی کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا تعلق اس مشرک جماعتوں سے تھا جو عرب میں دعوت اسلام کی پامالی کے لئے لڑ رہی تھیں نہ کہ دنیا جہاں کے تمام مشرکوں کے لئے چنانچہ اول سے لے کر آخر تک خطاب خاص جماعتوں سے ہے اور صاف لفظوں میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ان جماعتوں نے کس طرح عہد شکنی کی اور کس طرح خود ہی جنگ کے اعادہ کا باعث ہوئے نیز ظلم و جنگ کی ابتداء کرنے والے بھی یہی لوگ تھے ......

غور کرو جنگ کی سخت سے سخت حالت میں بھی اصل مقصد یعنی ارشاد و موعظت کا دروازہ کس طرح کھلا ہے اور کس طرح دین و اعتقاد کے معاملہ میں جبر و اکراہ کے شبہ سے بھی بالاتر رکھا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص۱۰۸ و ص۱۰۹)

مسئلہ جہاد اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

کون نہیں جانتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تمام عمر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی مخالفت میں بسر ہوئی لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں ان کو بھی حضرت اقدسؑ کے پیش کردہ علم کلام کی طرف رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اور اکثر اوقات جب عیسائی مناظر آپ کو طعنہ کے طور پر یہ کہتے تھے کہ تم مرزا قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی باتوں کو کیوں پیش کرتے ہو؟ تو اس کا جواب سوائے اس کے ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا کہ یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔ چونکہ مولوی صاحب کو شعر خوانی بہت مرغوب تھی اس لئے آپ یہ بھی جواب میں برجستہ پڑھ دیتے تھے۔

"تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو"

ملاحظہ ہو مباحثہ ریورینڈ ایف ڈیوڈ کے مباحثات کا تذکرہ ۲۷ مئی ۱۹۱۲ء بمقام گوجرانوالہ۔

جناب مولوی صاحب کا بھی شروع میں وہی خونی مہدی اور جہاد بالسیف کا نظریہ تھا۔ لیکن حالات زمانہ کی گردش بھی عجیب چیز ہوتی ہے اسی گردش نے آپ کو مجبور کر دیا کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مسئلہ جہاد کے بارہ میں کریں۔ چنانچہ اس ضمن میں مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا پرتو جلوہ گر نظر آرہا ہے۔

آپ فرماتے ہیں :-

"سنو اس جنگ جہاد کی وجہ قرآن کریم نے خود ہی بتلائی ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا الخ اس آیت کو ذرا آنکھیں کھول کر پڑھو۔ اور دل لگا کر سمجھو کہ اس جہاد کے بانی مبانی آپ کے ہی بھائی صاحبان تھے یا کوئی اور۔ میں سچ کہتا ہوں اگر مسلمانوں کو آزادی اور امن ہوتا اور کفار نابکار کی طرف سے وہ سلوک جو پیش آئے نہ آئے ہوئے ہوتے تو ان کو جہاد کی بھی ضرورت نہ ہوتی اور نہ ہی وہ اس طرف خیال کرتے بلکہ اپنی صفائی حال اور صدق مقال سے ایسی ترقی کرتے اور آسائش میں اور رہتے جو اس جنگ و جہاد سے بھی ان کو میسر نہ ہوئے۔"

(تفسیر ثنائی صفحہ ۱۹۳)

آگے چل کر آپ یوں تحریر فرماتے ہیں :-

"اس آیت نے بھی واضح کر دیا ہے کہ جہاد سے مقصود اصلی دفع مظالم اور آزادی کا کھولنا ہے ورنہ اسلام کی اصلی غرض تو منادی اور اعلائے کلمۃ الحق ہے اگر کوئی اس میں دخل انداز نہ ہو اور بلاوجہ مزاحمت نہ کرے تو اسلام نے بھی اس سے تعرض کی اجازت نہیں دی۔"

(تفسیر ثنائی صفحہ ۱۶۵)

دلیل کا ابطال دلیل ہی سے ہو سکتا ہے

موجودہ آزادئ فکر کے دور میں یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ کسی بات کی تردید یا تصدیق ہمیشہ دلائل و براہین کی تلوار سے ہی ہو سکتی ہے۔ خیالات پر پابندی اور بیہودہ مخالفت کبھی کسی تحریک کو پنپنے سے نہیں روک سکتی۔ موجودہ دور میں اس حقیقت کو حضرت اقدس مسیح قادیانی علیہ السلام نے ہی ظاہر فرمایا۔

آجکل جو جماعتیں مذہب کے نام پر شورش اور فساد کو روا سمجھتی ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا اب اس حقیقت سے آشنا ہو چکی ہے کہ کسی جماعت کے خیالات پر پہرہ بٹھانا کسی دور میں بھی سودمند ثابت نہیں ہوا۔

محترم حمید نظامی صاحب فرماتے ہیں :-

"جو جماعت دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے دوسرے فریق کو اپنی دلیل پیش کرنے سے ہی روکتی ہے وہ اپنی فکری تہی دامنی اور ذہنی افلاس کا اعتراف کرتی ہے دوسرے فریق کے خیالات کی اشاعت پر پابندیاں عاید کرنا اپنی اس کمزوری کا اعتراف ہے کہ ہمارے خیالات ان خیالات کے مقابلہ میں بے جان ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ اگر دونوں قسم کے خیالات عوام کے سامنے پیش ہونے دیئے گئے تو لوگ ہمارے بے جان خیالات کو ٹھکرا کر ان جاندار خیالات کو قبول کر لیں گے۔

مگر وہ صحیح خیالات کی اشاعت پر پابندی دنیا کر کبھی ...... کامیاب نہیں ہوئی .....

حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنے بہتر خیالات کی وجہ سے مصلوب ہونا پڑا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے سردار تھے مگر حضورؐ کے خیالات پر بھی سنسر بٹھایا گیا اور سرداران قریش نے منادی کر دی کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سنے ورنہ اس کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے ..... مگر ان میں سے کوئی بھی کامیاب ہوا۔ سقراط کو زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کرنے والوں میں سے کسی کا نام بھی آج کسی کو معلوم نہیں ....

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیالات پر سنسر بٹھانے والے آج کہاں ہیں؟ مگر کروڑوں افراد آج اس رسولؐ کی ناموس پر کٹ مرنا فخر سمجھتے ہیں۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۵۱ء)

نام نہاد بانیان انجمن تحفظ ختم نبوت کیلئے لمحۂ فکریہ!

ہر وہ گروہ جو مقدس جہاد کے نام پر احمدیت کے پیش کردہ صحیح اسلامی عقائد کو بنوک شمشیر ختم کرنا چاہتا ہے اسے تنہائی کے لمحات میں سوچنا چاہیئے کہ جو طرز عمل وہ اختیار کر رہا ہے اسے جہاد اسلامی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کے نقش قدم پر چلنے کی بجائے اہل مخالفین اسلام کی صف میں اپنے آپ کو کھڑا کر رہے ہیں جن کے مظالم کی :

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں مجاہدین کی شاندار اور قابل تعریف قربانیاں!

مغربی پاکستان کی جماعتوں کے مخلص مجاہدین نے تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھارویں سال کے وعدہ کرنے اور بعض نے وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے کا نمونہ اپنے امام حضور پیش کیا ہے۔ اس کا ذیل میں اعلان کرتے ہوئے ان جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب سے عرض ہے۔ جن کے ابھی تک وعدے حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ وہ بھی اپنی جماعت کی فہرست جلد سے جلد حضور میں پیش کریں۔ اور اپنی قربانی بھی شاندار اضافہ کے ساتھ پیش کریں۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔ مغربی پاکستان کے وعدوں کے لئے آخری میعاد پندرہ فروری ہے۔ مشرقی پاکستان سے بھی ابھی دو تین احباب کے وعدے ہی حضور میں پیش ہوئے ہیں مشرقی پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جن جماعتوں کی طرف سے ایک قسط آچکی ہے۔ وہ اپنی دوسری قسط بھی مکمل کر کے ارسال کریں۔ بڑی جماعتوں سے ایک ایک قسط ہی آئی ہے۔ ان کی دوسری یا تیسری قسط کی انتظار ہے۔

(۱) لفٹیننٹ کرنل حبیب احمد خان صاحب نے تحریک جدید کے سترھویں سال میں ۵۰۰/- روپیہ راہ خدا میں دیا تھا۔ اٹھارویں سال میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جو ۳۱ اگست تک ہوتے رہے ہیں اور ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء کا نئے سال کا خطبہ پڑھ کر جس میں حضور نے تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت احباب پر واضح فرمائی تھی۔ اٹھارویں سال کا وعدہ اڑھائی گنا اضافہ سے یعنی ایک ہزار روپیہ پیش کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وہ فوجی احباب جو فوج میں خاص پوزیشن رکھتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو مالی وسعت عطا فرمائی ہے۔ وہ بھی دل کھول کر تحریک جدید کی اس بیرونی ممالک کی تبلیغ میں حصہ لیں۔ اسی طرح وہ تاجر یا وہ زمیندار جن کے مال و دولت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ بھی تحریک جدید میں نمایاں قربانی اپنے امام کے حضور پیش فرمائیں۔

(۲) قاضی ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری حال لاہور۔ آپ کا وعدہ گذشتہ سال ۲۰۰/- تھا۔ مگر اس سال آپ نے ۲۰ فیصدی اضافہ سے ۲۵۰/- حضور میں پیش کیا ہے۔ لاہور کی جماعت سے حلقہ وار فہرستیں بہت کم ملی ہیں۔ اور جو آئی ہیں۔ وہ نامکمل بھی ہیں۔ سو براہ راست وعدہ کرنے والے احباب لاہور کے وعدے بھی ابھی کافی آنے والے ہیں۔ حلقہ وار لاہور کی جماعتوں کے کارکنان اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری میعاد ۱۵ فروری کا وقت قریب آ گیا۔

(۳) آنریبل میجر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ آپ تحریک جدید کا چندہ تو ابتدائی تحریک سے وعدہ کے ساتھ ہی ادا فرماتے آ رہے ہیں۔ اور ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ دیتے ہیں۔ چنانچہ اٹھارویں سال کا چندہ اپنی طرف سے ۱۳۱۰/- اپنی محترمہ والدہ مرحومہ کی طرف سے ۱۴۰/- اپنے والد بزرگوار مرحوم کی طرف سے ۱۴۰/- اور صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ دختر نیک اختر کی طرف سے ۲۰۰/- کل ۱۷۹۰/- داخل فرمایا۔

(۴) مکرم چوہدری احمد اختر خان صاحب حسب معمول ربوہ تشریف لاتے ہی گذشتہ سال پر ۵۰/- کا اضافہ کر کے ۵۰۰/- روپیہ ادا فرمایا۔

(۵) مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب تو کراچی میں اپنا ایک ہزار روپیہ قرض لیکر ۳۰ نومبر کو ہی ادا کر چکے تھے۔ اور آپ نے کراچی کی جماعت کو اپنا نمونہ پیش کرتے ہوئے عملاً بھی تحریک کی۔ کہ وہ اپنے وعدے بھی جلد سے جلد ادا کریں۔ چنانچہ کراچی نے احباب نے نمایاں اضافوں کے ساتھ ۳۰ نومبر تک پانچ ہزار روپیہ سے اوپر نقد ادا فرمایا۔ اور ان کے احباب بھی اس کوشش میں ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں پہلے چھ ماہ کے اندر اندر احباب کے وعدے ادا کریں۔ دوسری تمام جماعتوں کو بھی یہی کوشش ابھی سے جاری رکھنی چاہیئے کہ ہر ایک جماعت کا وعدہ پہلے ۶ ماہ کے اندر مئی یا جون تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ جماعت کراچی اپنے گذشتہ بقایے بھی وصول کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(۶) محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم آف صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ بنگال سے لکھتی ہیں حضور کے خطبہ سے نئے سال کے آغاز کا علم ہوا۔ میں سال ۱۸ کیلئے اپنا ۲۳۰/- اور تین بچوں کی طرف سے دس دس اور دو کی طرف سے پانچ پانچ روپیہ اور ایک مرزا قمر احمد صاحب کی طرف سے ۲۵/- روپیہ کل ۲۹۵/- کا وعدہ کرتی ہوں۔ حضور قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ حضور کی آواز پر لبیک کہیں میرا کچھ گذشتہ سالوں کا بقایا بھی ہے۔ اس کے جلد ادا ہونے کے لئے بھی حضور دعا فرمائیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھو)

جہاد اور مسلمان علماء

بقیہ صفحہ ۶

مظلوم مسلمانوں کو جہاد بالسیف یعنی دفاع کا انتظام کرنا پڑا۔ حق کی آواز جھوٹ و فریب کے تند طوفانوں میں بھی ابھر کر ہی رہتی ہے۔ اور رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ

مجاہدین اسلام کون ہیں

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ دین کے لئے ہر موقعہ پر تلوار اٹھانا دین اسلام کے منافی ہے۔ اور اصل جہاد جس سے امن عالم کو بحال کیا جا سکتا ہے۔ وہ فقط اسلام کی تبلیغ ہی کا دوسرا نام ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حقیقی مجاہد کہلانے کی حقدار صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں اس جہاد کو جاری کرنے والے سپہ سالار اعظم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی تھے۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جناب محمد اکرام صاحب مصنف کتاب "موج کوثر" تحریر فرماتے ہیں:۔

"احمدی جماعت کے فروغ کی ایک وجہ ان کی تبلیغی کوششیں ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے معتقدوں کا عقیدہ ہے کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں بلکہ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے۔ ان کے عقیدہ سے عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے۔ اور نہ عام مسلمانوں میں طاقت سفیانہ تو داری دنہ من عام مسلمانوں نے تو جہاد بالسیف کے عقیدہ کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں۔ نہ تبلیغی جہاد لیکن احمدی جنہوں نے جہاد بالسیف کے معاملہ میں کھلم کھلا حالات حاضرہ کے سامنے سر جھکا دیا ہے۔ دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو فریضہ مذہبی سمجھتے ہیں۔ اور اس میں انہیں خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

(موج کوثر از محمد اکرام صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴)

مخالفین سلسلہ اور اسلامی اخلاق کا فقدان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرماتے ہوئے یہ تسلی دی تھی کہ عنقریب زمانہ میں میں تجھے غلبہ دوں گا۔ اور پھر یہ مژدہ جانفزا بھی سنایا تھا۔ کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔"

دنیا دیکھ رہی ہے کہ اس خدا نے جس کے وعدے سچے اور اٹل ہوتے ہیں۔ کس طرح جماعت کو تبلیغی اور علمی میدان میں ترقی دی ہے۔ اور آج اکثر اہل قلم آپ کی تحریرات کی روشنی میں مسخ شدہ اسلامی عقائد کو تبدیل کر کے صحیح اسلامی عقائد کو پیش کر رہے ہیں۔ پس ہمارے مخالفین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی غلط اور غیر اسلامی روش کو ترک کر دیں۔ ورنہ اب موقعہ آگیا ہے کہ اہل حق اور انصاف پسند احباب کھلے بندوں ان کی اس روش مذمومہ کو بدتہذیبی اور غیر اسلامی اخلاق کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

جناب محمد اکرام صاحب اپنی کتاب موج کوثر کے صفحہ ۱۹۴ پر فرماتے ہیں۔

"اور یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جب کسی قوم کے ساتھ بے جا سختی کی جائے۔ تو اس میں ایثار و قربانی کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیوں کی مخالفت میں معمولی اخلاق اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے۔ تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار و قربانی کی طاقت بڑھ گئی اور ان کے عقائد بھی مستحکم ہو گئے۔" (رجوع الموج کوثر صفحہ ۱۹۴)

پاکستان نے حفاظتی کونسل میں ٹیونس کی مدد کرنے کا فیصلہ کرلیا

ٹیونس ۱۹ جنوری۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے فرانس اور ٹیونس کے معاملہ پر غور کرنے کی درخواست کی ہے اس درخواست میں اس نے ٹیونس کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ٹیونس کے وزیر عدل سے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو حکومت پاکستان ٹیونیشیا کے نصب العین کی حمایت کرے گی۔

پاکستان نے یہ بات واضح کردی ہے کہ اگر یہ درخواست سلامتی کونسل میں پیش نہ ہوئی۔ تو پھر پاکستان کیا قدم اٹھائے گا۔

کیلفورنیا میں برف کا زبردست طوفان

سان فرانسسکو ۱۹ جنوری کیلیفورنیا کی تاریخ میں سب سے زبردست طوفان کل رات آیا اس رات کم از کم تیرہ ۱۵ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ طوفان کی شدت کیوجہ سے سڑکیں اور ریلوے لائن بہہ گئیں کئی شہر ایک دوسرے سے قطعی طور سے منقطع ہو چکے ہیں۔ آج صبح ایک امدادی گاڑی کو پورا تولا کے چھوٹے سے شہر تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے جہاں کی عمارتیں ۹ فٹ اونچی برف کی دیوار سے دبی پڑی ہیں۔ لمبے فاصلے پر جانیوالی گاڑی بھی اس طوفان کی زد میں آچکی ہے۔ جس میں ۱۸۰ آدمی سفر کر رہے تھے۔

سٹرلنگ علاقہ کی پالیسی پر کنٹرول کرنیوالی ایجنسی قائم کی جائیگی؟

لنڈن ۱۹ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اگلے منگل کو برطانوی مالی ایڈیٹروں کو ڈنر پر بلا رہے ہیں۔ انہوں نے کراچی کو واپسی کا یقینی پروگرام نہیں بنایا۔ لیکن بہت اغلب ہے کہ وہ بدھ کے روز واپس روانہ ہو جائیں۔

وزرائے خزانہ کی کانفرنس کے متعلق باخبر حلقے یہ اندازہ لگا رہے ہیں۔ کہ اس کے نتائج کافی ٹھوس اور مفید ثابت ہوں گے۔ یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ اعلیٰ سطح پر ایک مستقل ایجنسی قائم کی جائے۔ جو سٹرلنگ ایریا کی مالی پالیسی چلائے۔ یہ ایجنسی موجودہ رابطہ کمیٹی کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔

چوہدری محمد علی سے قریبی تعلق رکھنے والے پاکستانیوں کا کہنا ہے "اگر ایسی ایجنسی کے قیام سے سٹرلنگ ایریا کو استحکام حاصل ہو سکتا ہے تو پھر پاکستانیوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اصل میں زیادہ انحصار ایجنسی کے طریقۂ کار پر ہے سٹرلنگ ایریا میں اسوقت کسی قسم کے دباؤ سے کام نہیں لیا جارہا۔ بلکہ تمام کام رضاکارانہ انجام دیئے جارہے ہیں۔

اگر مجوزہ ایجنسی کے قیام سے سٹرلنگ بلاک ۵

۵ کے پورے نظام کو مستحکم بنایا جا سکا اور اگر اس سے پاکستان کو اس کی فوری ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں۔ تو پھر پاکستان کے لئے اس کی مخالفت کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

(راسٹار)

برطانیہ اور امریکہ میں معاہدہ؟

لنڈن ۱۹ جنوری برطانیہ کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے اس خبر پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا کہ کوریا میں التوائے جنگ کے سمجھوتے کے بعد اگر کمیونسٹوں نے کبھی اس کی خلاف ورزی کی تو برطانیہ اور امریکہ ایک معاہدے کے تحت منچوریا اور چین کے فوجی اڈوں پر بمباری کریں گے۔ ترجمان نے بتایا کہ اگر کبھی ایسی صورت حال پیدا ہوئی تو اس کے اثرات عالمگیر ہوں گے۔ اس لئے اس مسئلے پر بین الاقوامی طور پر سوچ بچار کیا گیا ہے۔ لیکن برطانیہ نے اس سلسلے میں کوئی یقینی قدم اٹھانے کا کوئی حتمی وعدہ نہیں کیا۔ (راسٹار)

خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار جلسہ
تعلیمی فلم بھی دکھائی جائے گی

مورخہ ۲۰ جنوری۔ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ جس میں مکرم ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ افریقہ "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ نیز ایک دلچسپ تعلیمی فلم بھی دکھائی جائے گی۔

تمام خدام ضرور شریک جلسہ ہوں دیگر احباب سے بھی شرکت کی التماس ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

روس اور مصر میں تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ مصر نے اصولی طور پر روس سے تجارتی معاہدہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس نے ان چیزوں کی فہرست بھی ماسکو بھیج دی ہے۔ جن کا وہ روسی سامان سے تبادلہ کرنا چاہتا ہے۔ مصر نے ہنگری ۴

۴ سے تجارتی معاہدہ کی تجدید اور رومانیہ سے تجارتی بات چیت کی منظوری دے دی ہے۔ خیال ہے۔ کہ مصر اپنی کپاس کے عوض روس سے گندم حاصل کریگا۔

تنازعہ کشمیر میں روس کی مداخلت حیران کن ہے

لنڈن ۱۹ جنوری۔ پیرس اور لنڈن میں پاکستانیوں نے حفاظتی کونسل میں روسی مندوب مسٹر ملک کی تنازعہ کشمیر میں مداخلت پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

پاکستانی وفد سے قریبی تعلق رکھنے والے پاکستانیوں کا کہنا ہے "اتنا عرصہ روس خاموش رہا ہے اب اس کی مداخلت کا مقصد کیا ہے؟ یہ کہنا مشکل ہے۔ البتہ یہ کسی حد تک تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ کشمیر کو اعصابی جنگ میں کوئی کردار ادا کرنا ہوگا۔

مسٹر ملک نے دستور ساز اسمبلی کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ غالباً بھارت کے نقطۂ نظر کی حمایت کر رہے تھے۔ یہ حمایت شاید اس حمایت کا صلہ ہے جو ہندوستان نے مشرقی بلاک کو دیا اور ہند چینی کے سلسلے میں روس کی کی یا اس حمایت کا مقصد ہندوستانی انتخابات میں خاص طور سے مدراس میں کمیونسٹوں کی کامیابی کے پس منظر میں ہو۔

ہو سکتا ہے کہ روس ہندوستان سے یہ کہنا چاہتا ہو کہ وہاں کمیونسٹوں کو بغیر کسی قسم کی پابندیوں کے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے دیا جائے۔

سید قاسم رضوی کے مقدمے کی سماعت

حیدرآباد ۱۹ جنوری۔ سید قاسم رضوی نے انتقال مقدمہ کی جو درخواست دے رکھی تھی۔ ہائیکورٹ کی ڈویژن بنچ نے اس پر بحث کی اور آئندہ سماعت کے لئے ۸ فروری کی تاریخ مقرر کر دی۔

صوبہ سرحد کے لئے پنجاب کی گندم

لاہور ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دس دن کے عرصے میں پنجاب سے دو سپیشل ٹرینیں گیہوں لے کر صوبہ سرحد جائیں گی۔ ان میں سے ایک پشاور اور نوشہرہ کے لئے گندم لے جائے گی۔ اور دوسری کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے لئے۔

تحریک جدید کے جہاد میں مالی قربانیاں

(بقیہ صفحہ ۷)

(۷) صاحبزادہ مرزا لیفٹیننٹ کرنل داؤد احمد صاحب۔ تحریک جدید کا چندہ سترھویں سال میرا اور میری بیگم صاحبہ کا -/۶۶۰ روپیہ ادا ہو چکا۔ الحمد للہ۔ اب اٹھارھویں سال کے لئے میرا -/۳۶۰ اور میری بیگم صاحبہ کا -/۱۲۵ روپیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رقم کے جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(۸) دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے جن جماعتوں کی ایک ایک قسط آچکی ہے۔ یا جن کی ابھی کوئی فہرست نہیں آئی۔ یا وہ احباب جو اپنے وعدے براہ راست کرتے ہیں۔ لیکن ان کے وعدے ابھی تک نہیں آئے۔ ایک یاددہانی ارسال ہو رہی ہے۔ اگر یاددہانی کسی کو نہ مل سکے۔ تو انہیں اس کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ اخبار کے اس نوٹ کو پڑھ کر وعدوں کی فہرستیں الگ الگ دفتر اول و دفتر دوم کی حضور کے پیش فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور کا سالانہ اجلاس

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۲ء کو ۲/۱ ۴ بجے بعد از دوپہر کالج سٹاف روم میں ڈاکٹر محمد باقر۔ ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی بعنوان "نثر اردو کے ارتقائی ادوار"

اور

صوفی غلام مصطفےٰ تبسم ایم۔ اے بعنوان "موجودہ اردو صحافت پر ایک نظر" مقالے پڑھیں گے۔

پروفیسر حمید احمد خاں صدارت فرمائیں گے

اصحاب ذوق سے شرکت کی التماس ہے۔

(محمد علی معتمد بزم اردو)

امریکہ ایران میں فوجی اڈے بنانا چاہتا ہے

ماسکو ۱۹ جنوری۔ ماسکو کے اخبارات نے امریکہ پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ امریکہ خلیج فارس کے ایرانی ساحل کو جارحانہ کارروائیوں کا مرکز بنا رہا ہے۔ "ازوستیا" نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے امریکہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ وہ ایرانی بندرگاہوں کے قریب بحری اور فضائی اڈے تعمیر کرے۔